سوال

(336) دورانِ نماز نظر کہاں رکھی جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اس وقت اس کی نظر کہاں ہونی چاہیے، کیا بالکل سامنے دیکھنا چاہیے یا کہ سجدہ کی جگہ پر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ نماز میں نگاہ جائے سجود میں ہونی چاہیے۔ ''سنن کبریٰ بیہقی'' میں حدیث ہے:

'کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا صَلّٰی طَاطَأَ رَأسَہٗ، وَرَمٰی بِبَصَرِہٖ نَحْوَالأَرضِ' السنن الکبرٰی للبیہقی، باب لَایُجَاوِزُ بَصَرُہٗ مَوْضَعَ سُجُودِہٖ، رقم: ۳۵۴۲

جب کہ امام مالک اوران کے ہمنوااہلِ علم کا خیال ہے کہ نمازی سامنے قبلے کی طرف دیکھے جائے۔ سجود کی طرف نہ دیکھے۔ لفظ فَوَلِّ وَجھَکَ شَطرَالمَسجِدِ الحَرَام (البقرة:۱۴۴) سے ان کا استدلال ہے۔ امام ثوری، ابوحنیفہ، شافعی اور حسن بن حی نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ جائے سجود کی طرف دیکھے اور شریک قاضی نے کہا ہے، کہ قیام میں جائے سجود کی طرف اور رکوع میں قدموں کی طرف اور سجدے میں ناک کی جگہ کی طرف اور بیٹھک میں اپنی گود کی طرف دیکھے۔ (تفسیر قرطبی (۱۶۰/۲)

''عون المعبود'' میں ہے کہ سلف اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ ان میں کسی ایک کی نظر جائے سجود سے تجاوز نہ کرے۔ حاکم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے ساتھ اس کو موصول بیان کیا ہے اور انھوں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے۔ (۳۴۳/۱)۔

تفسیر ''قرطبی'' اور ''فتح القدیر'' میں ''سورة النور'' کے شروع میں بھی بعض مراسیل کا تذکرہ ہے۔ جن میں جائے سجود کی طرف نگاہ کی تصریح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ